سوشل چینج

رواں رواں جواں جواں
یہ مسکراتی پتلیاں
دلوں میں عزم بیکراں
بہار یہ ہے یہ جہاں
روش روش رواں دواں
ہیں یہ حسیں جوانیاں۔ جوانیاں
جہانِ دل کی رانیاں اور ان سنی کہانیاں
بہار یہ کہانیاں ہیں سیکڑوں کہانیاں
سنو تو لحن ترانیاں
کہ ہم جوان قافلے
مٹائیں گے یہ فاصلے؟

قمر الحسنین قمر

۸۱

اِک ذرا اسفیدِ کافرستان تک.....!

برطانیہ سے قائدِ تحریک ختمِ نبوت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ
کا مکتوب گرامی ——— مدیر کے نام!

باسمہٖ سبحانہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ——— جانے کیوں میرا دل اس مرتبہ سفر کے نام سے دہشت زدہ تھا، خصوصاً برطانیہ کے سفر کے لئے! ستمبر سے دسمبر آگیا اور میں چاہنے کے باوجود دل کو سفر کے لئے آمادہ نہ کر سکا۔ سب کے اِصرار اور برطانیہ میں احرار دوستوں کے تقاضوں کے پیشِ نظر آخرکار میں سفر کے لئے نکل کھڑا ہوا، اور چار دسمبر کی شام جہاز پر سوار ہوگیا۔ ملتان سے استنبول تک طبیعت بے قرار، مضطرب رہی۔ دلِ وحشی کو کسی پہلو قرار نہ تھا، نماز پڑھی، دُعائیں مانگیں استغفار کیا اور آیت الکرسی پڑھی ——— مگر ایک انجانا سا خوف میری رگوں میں سرایت کر چکا تھا، استنبول پہنچا تو خوف کی سرد لہریں جسم کو بے جان کرنے لگیں اس پر مُستزاد ترکی میں چلنے والی ٹھنڈی یخ ہواؤں کا بے رحم رویہ کہ وہ آری کی طرح گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈیوں تک جا پہنچیں' اتنے میں ایک کرخت نسوانی آواز گونجی ——— "جن لوگوں نے استانبول سے آگے سفر کرنا ہے

وہ میرے پیچھے لائن بنا لیں" ———!

ایک آواز کی کرختگی دوسرے بیگانگی اور تیسرے زبانِ فرنگ مجھے تو وحشتوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا پھر وہ نسائیت سے محروم عورت ہماری لائن درست کر کے خود لائن سے نکل گئی ۲۰، ۲۵ منٹ لائن میں کھڑے کھڑے اپنی باری آنے پر جب متعلقہ کاؤنٹر پر پہنچا تو ایں جانب چونکہ زبانِ افرنگ سے واجبی سا تعلق رکھتے ہیں اس لئے عرضِ مدّعا کے لئے قرآنی زبان کا سہارا لینا پڑا۔ اُس نے کہا تمہارا ٹکٹ تو لندن تک کا ہے مگر تمہارے سامان کا ٹکٹ صرف استانبول

تک ہے اور تم سامان لینے کے لئے اندر نہیں جا سکتے کیونکہ گیٹ کے اندر " ترکستان " اور باہر تم پاکستانی ہو ، تمہارے پاس ترکی کا ویزا نہیں ہے ۔ میں نے اُسے لاکھ سمجھانے کی کوشش کی ، مگر نہ اُس نے میری غیر فصیح انگریزی سمجھی اور نہ فصیح عربی —— میں نے کہا کہ میں نے سامان اُٹھانا ہے رہنا نہیں ہے ، اُس نے مخلوط عربی میں کہا " مَافِی مُشکل " اور ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اِدھر جاؤ ، میں نے گردن گھما کے داہنی جانب دیکھا تو وہی بُت کافر پھر موجود تھی ۔ اُس نے کہا ۔" نو نو ، گو بیک ۔" میں نے اُسے کہا کہ :

ایماں مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر

کعبہ میرے پیچھے ہے ، کلیسا مرے آگے

کاؤنٹر میں نے ذرا اپنی مردانگی کا اظہار کیا اور اس مؤمنہ کفر کو تیز تیز اور گرجدار آواز اور لفظوں سے خوب سمجھایا اُس نے میرے پاسپورٹ کی انٹری کی ، ٹکٹ نمبر لکھا اور مجھے ۱۱۱ نمبر گیٹ سے جہاز میں سوار ہونے کے لئے کہا ، میں نے اُسے بیگ کے لئے یاد دہانی کرائی تو اس نے کہا " نو پرابلم "—۔" ما فی مشکل ، نو پرابلم کا ترجمہ ہے جو ایرانی اور عربی زبان سے مرکب ہے جیسے ہمارے ہاں دعا رگنج العرش ، گنج — فارسی اور العرش — عربی — یا آجکل دکانداروں نے طوفانِ لعنت اُٹھا رکھا ہے ...... " الیاپوکش " ، " الارائیں " ، " الموٹرز " وغیرہ بہر نوع قہرِ درویش برجانِ درویش —— ہم نے اعتبار کیا اور جہاز میں بیٹھ گئے ۔

اور سفید کافرستان کے ایئر پورٹ پر وہاں کے وقت کے مطابق ۵۰-۱۱ پر پہنچے ، اب انہوں نے کاؤنٹر پر ایک اردو سپیکنگ نوکر رکھا ہوا ہے جو اوورسیز کو سوالات کے ذریعہ بہت پریشان کرتا ہے اور لب و لہجہ نہایت مکروہ ہوتا ہے ، نہ جانے ہندو سکھ یا مرزائی ہے ؟ حالانکہ سوالات کی ایک لمبی بوچھاڑ اسلام آباد میں ہو چکی ہوتی ہے پھر ہیتھرو ایئر پورٹ پہنچ کر وہی تجربہ اور لہجہ بلکہ اس سے بھی بدتر —— سمجھ نہیں آتا ، یہاں پہنچنے کے بعد پھر سامان کی تلاش شروع کی اور دو گھنٹے تک منتظر رہا ، تمام نمبروں کی بیلٹس کو دیکھتا رہا ۔ کمپیوٹر پر پروازوں کے نمبر دیکھ کر تھک گیا تو ایک ایشیائی چہرہ نظر آیا ، اُن سے کہا کہ " ایکس کیوز می " ، میری تھوڑی سی رہنمائی کریں انہوں نے کمالِ مُروّت سے مجھے سمجھایا کہ جو سامان بیلٹ سے نیچے پڑا ہوتا ہے وہ دیکھیں ،